



## سوال

(234) بریلویوں کے عقائد

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستان میں ایک خاص ”بریلوی“ یا ”نورانی“ جماعت کہلاتی ہے۔ یہ نام ان کے موجودہ لیڈر کی نسبت ہے۔ میں آپ سے ان کے متعلق اور ان کے عقیدہ کے متعلق اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق شرعی حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے بہت سے لوگوں کو اطمینان حاصل ہو جائے جو ان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ میں ان کے بعض مشہور عقائد عرض کرتا ہوں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں۔ خصوصاً نماز جمعہ کے فوراً بعد جس مجلس میں آپ کا ذکر ہو آپ حاضر ہوتے ہیں۔

(۳) یہ عقیدہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پہلے ہی قبول ہو چکی ہے اور آپ ہمارا سب کا جنت میں داخلہ کروادیں گے۔

(۴) یہ لوگ اولیاء کرام اور قبروں میں مدفون افراد سے کچھ اس طرح کی عقیدت رکھتے ہیں کہ ان کے پاس نماز پڑھتے ہیں اور ان سے حاجت روائی کرتے ہیں۔

(۵) قبروں پر گنبد بناتے ہیں اور روشنی کرتے ہیں۔

(۶) یا رسول اللہ! اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔

(۷) نماز میں رفع الیدین کرنے اور آمین بلند آواز سے کہنے والے سے ناراض ہوتے ہیں اور اسے وہابی قرار دیتے ہیں۔

(۸) نماز کے وقت مسواک کرنے پر شدید تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔

(۹) وضو اور اذان کے دوران اور نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگلیاں (انگوٹھے) چومتے ہیں۔

(۱۰) نماز کے بعد ہمیشہ ان کا امام یہ آیت پڑھتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ (الاحزاب ۳۳ ۵۶)

اس کے بعد تمام نمازی اجتماعی طور پر بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں۔

(۱۱) نماز جمعہ کے بعد دائرہ کی صورت میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے شعر پڑھتے ہیں۔



(۱۲) رمضان کے مہینہ میں تراویح میں جب قرآن مجید ختم ہوتا ہے تو بہت سا کھانا پکا کر مسجد کے صحن میں تقسیم کرتے ہیں اور مٹھائی بٹتے ہیں۔

(۱۳) مسجد میں بنا کر انہیں بڑے اہتمام سے نقش و نگار سے مزین کرتے ہیں اور محراب پر یا محمد لکھتے ہیں۔

(۱۴) خود کو صحیح اہل سنت اور صحیح عقیدہ کے حامل سمجھتے ہیں اور دوسروں کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔

(۵) ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

واضح رہے کہ میں کربھی میں طب (ڈاکٹری) کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور میری رہائش ایک مسجد کے قریب ہے جس پر ایک بریلوی جماعت کا کنٹرول ہے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص کے یہی حالات ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے اور اگر کوئی نمازی اسی حالت سے واقف ہونے کے باوجود اس کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں۔ کیونکہ سوال میں مذکورہ امور میں سے اکثر کفریہ اور بدعیہ ہیں، جو اس توحید کے خلاف ہیں جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور جو اس نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائی۔ مذکورہ عقائد و اعمال قرآن مجید سے صاف طور پر ٹکراتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا مَنِعْتُ وَإِنَّهُمْ يَمُنُّونَ (الزمر ۳۹-۳۰)

”اے نبی! آپ بھی فوت ہونے والے ہیں اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں۔“

اور فرمایا:

وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا (البقرہ ۱۸)

”بلاشبہ مسجدیں اللہ کی ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔“

یہ لوگ جو بدعتیں کرتے ہیں، انہیں ان سے احسن انداز سے منع کرنا چاہئے۔ اگر وہ لوگ مان جائیں تو الحمد للہ، ورنہ انہیں چھوڑ کر اہل سنت کی مسجدوں میں نماز پڑھنی جائے۔ جناب خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمان ایک لہجہ اسوہ پیش کرتا ہے:

وَاعْتَصِرْ لَكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَذْعُوا رَبِّي عَشِيًّا أَلَا كُنْ بِدُعَائِي رَبِّي شَقِيًّا (مریم ۱۹-۳۸)

”میں تم سے الگ ہو جاؤں گا اور جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو (ان سے بھی دور رہوں گا) اور اپنے رب کو پکاروں گا۔ امید ہے کہ اپنے رب کو پکار کر میں بد نصیب نہیں رہوں گا۔“

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



اللجنة الدائمة - رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غديان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 255

محدث فتویٰ